## سوال

میں نے ایک لیکچر میں یہ سنا کہ ڈاکٹر اور اطباء یہ دعوی کرتے ہیں کہ بہت سی دوائیں اور بیماریوں کا علاج قرآن کریم کے حقائق پر ریسرچ کرنے کے بعد ایجاد کی گئيں ہیں ۔ تو اس بنا پر میرا سوال یہ ہے کہ میڈیل کے متعلق جوکچھ بھی اس وقت ہمارے سامنے موجود ہے کیا وہ قرآن کریم میں پایا جاتا ہے ، یا کہ قرآن مجید میں مزید بھی کچھ ہے جس سے ہم استفادہ کرسکتے ہیں ؟ میں یہ اس لۓ پوچھ رہا ہوں کہ میرے ایک ھندو دوست جسے ( ویگنیش ) کے نام سے پکارا جاتا ہے اس نے یہ سوال کیا آیا قرآن کریم میں کچھ ایسے امور جوکہ مہلک بیماریوں پرقابو پانے کے متعلق ہیں باقی رہ گۓ ہیں جن کا انکشاف ابھی تک نہیں ہوا ؟ ۔

## جواب

الحمد للہ

1- :

اللہ تعالی نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو زندگی کے ہر معاملہ میں دین کامل دے کر مبعوث فرمایا ہے جیسا کہ

ابوذر رضی اللہ تعالی عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ہمیں رسول صلی اللہ علییہ وسلم نے چھوڑا تو آسمان میں اگر کوئ پرندہ بھی اپنا پر ہلاتا ہے تو اس کا بھی علم ہمیں دے کر گۓ ۔

مسند احمد ( 20399 ) دیکھیں مجمع الزوائد ( 263/8 ) ھیثمی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں کہ اسے طبرانی نے روایت کیا اور محمد بن عبداللہ بن یزید المقری جو کہ ثقہ ہے کے علاوہ اس کے رجال صحیح ہیں ۔

جو اسلام اس لۓ آیا کہ لوگوں کی زندگی کی تمام حاجات وضروریات کو پورا کرے ۔

2- :

احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم میں جوکچھ آیا ہے وہ قرآن کے بیان کی تکمیل ہے ، اور مسلمانوں کے ہاں یہی دو مصدر اساسی ہیں ، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بیان فرمایا ہے کہ اللہ تعالی نے کوئ ایسی بیماری نہیں اتاری مگر اس کا علاج اور دوائ بھی اتاری ہے ۔

ابوھریرہ رضی اللہ تعالی بیان فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : ( اللہ تعالی نے جو بھی بیماری اتاری ہے اس کی شفا اور علاج بھی اتارا ہے ) صحیح بخاری حدیث نمبر ( 5678)

3- :

سائل نے جو یہ ذکر کیا ہے کہ کچھ مسلمانوں نے بہت سے علاج قرآن کریم سے ایجاد کیے ہیں ، تو اس کے متعلق ہم یہ کہیں گے کہ اس میں کچھ مبالغہ آرائ سے کام لیا گیا ہے ۔

تو قرآن کریم کوئ علم طب اور نہ ہی جغرافیا اور بیالوجی کی کتاب نہیں ہے جیسا کہ بعض مسلمان یورپیوں کے سامنے کہتے پھرتے ہیں بلکہ یہ ایک ایسی کتاب ہے جوکہ لوگوں کے لۓ رشد وھدایت کا منبع ہے اور اس کا سب سے بڑا معجزہ اس کی بلاغت اور قوت معانی ہے جوکہ اس کا اصلی اعجاز ہے ، تو اللہ تعالی نے یہ کتاب اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایسے دور

میں نازل فرمائی جس میں فصاحت وبلاغت بہت اونچے درجے پر تھی تو اس وقت یہ کتاب انہیں عاجز کرنے کے لئے نازل کی گئی کہ یہ کسی انسان کی طرف سے نہیں بلکہ اللہ تعالی کی طرف سے آئی ہے ۔

تو اس میں کوئی تعجب نہیں اور نہ ہی اس دین میں کوئی نئی چیز ہے ، تو دیکھ لیں موسی علیہ السلام کے نشانیاں اور معجزات - لاٹھی اور ھاتھ کا چمکنا - اسی جنس میں سے تھیں جو کہ اس وقت جادو کی شکل میں پھیلا ہوا تھا ، اور اسی طرح موسی علیہ السلام کی دوسری نشانیاں - مردوں کو زندہ کرنا ، اور برص زدہ اور کوڑھ کے مریض کو صحیح کرنا - یہ بھی اسی جنس میں سے تھیں جس میں ان کی قوم ماہر تھی اور ان میں پھیل چکی تھی جسے طب کا نام دیا جاتا ہے ۔

تو اس لئے ہم یہ کہیں گے کہ قرآن مجید میں جو سب سے بڑی اور عظیم چیز ہے وہ اس کی فصاحت وبلاغت ہے ، تو آج تک اس پر غور فکر اور تدبر کرنے والے والے علماء کے لئے یہ واضح ہو رہی ہے ۔

اور اس کا معنی یہ نہیں کہ اس میں فصاحت وبلاغت کے علاوہ کچھ اور نہیں بلکہ اللہ تعالی نے قرآن کریم میں انسانی جسم کی ترکیب اور اس کے اعضاء اور اس کے پیدائشی مراحل اور بعض طبعی مظاہر اور اس کے علاوہ اور اشیاء کا بھی ذکر فرمایا ہے ۔

اور سائل نے جو علاج کے متعلق بات کی ہے ، تو اس کے بارہ میں ہم یہ کہیں گے کہ قرآن کریم تو مومنوں کے دلوں اور بدنوں کی بیماریوں کے لئے شفا ہی شفا ہے ، اور اللہ تعالی نے قرآن کریم میں ( شھد ) کا ذکر کیا اور یہ بیان کیا ہے کہ یہ لوگوں کے لئے شفا ہے ، اور اسی طرح اصل چیز صحت اور امراض سے بچاؤ کا بھی ذکر فرمایا ہے ۔

تو جو اس لحاظ سے ہے کہ قرآن کریم میں بہت ساری ادویات کا ذکر کیا گیا ہے لیکن اس کے علاوہ اور کچھ صحیح نہیں بلکہ اس میں بعض مسلمانوں نے مبالغہ ارائی سے کام لیا ہے ، اور قرآن کریم کوئی طب کی کتاب نہیں ، اور پھر اس وقت ایسے ایسے امراض پیدا ہو چکے ہیں جو کہ پہلے موجود نہیں تھے تو ان کا علاج امراض کے وجود سے قبل ہی کیسے آئے گا - سائل کے قول کے اعتبار سے - ؟ ۔

4- :

ا- قرآن کریم کے شفا ہونے پر ذیل میں چند ایک آیات پیش کی جاتی ہیں :

اللہ تبارک وتعالی کا فرمان ہے :

یہ قرآن جو ہم نازل کر رہے ہیں مومنوں کے لئے سراسر شفا اور رحمت ہے الاسراء ( 82 ) ۔

ابن قیم رحمہ اللہ تعالی بیان کرتے ہیں کہ :

اللہ تعالی کا یہ فرمان : یہ قرآن جو ہم نازل کر رہے ہیں مومنوں کے لئے سراسر شفا اور رحمت ہے اور صحیح یہ ہے کہ یہاں پر ( من ) جنس کے بیان کے لئے ہے نہ کہ تبعیضیہ اور اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ :

اے لوگوں تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت اور جو کچھ سینوں میں روگ ہے اس کی شفا آئی ہے

تو قرآن کریم تمام قلبی اور بدنی بیماریوں کا علاج اور شفا ہے اور اسی دنیا و آخرت کی بھی دوا ہے ، تو ہر ایک اس شفا کا اہل بھی نہیں اور نہ ہی اسے توفیق ملتی ہے ، لیکن جب بیمار آدمی علاج کرنے میں صحیح توجہ سے اس علاج پر عمل کرے اور اسے صدق دل اور ایمان ویقین اور اسے قبول اور پختہ اعتقاد اور اس علاج کی شروط پوری کرتے ہوئے اپنی بیماری پر رکھے تو پھر اس کے آگے بیماری کبھی ٹھہر ہی نہیں سکتی ۔

پھر یہ بیماری اس کلام اللہ کے آگے کیسے ٹھر سکتی ہے جواگر پہاڑوں پر اتارا جاتا تووہ ریزہ ریزہ ہوجاتے ، یا زمین پر اتارا جاتا تو اسے وہ ٹکڑے کر دیتا ، تودلوں اور بدنوں کا کوئی ایسا مرض نہیں جس کے متعلق قرآن کریم راہنمائی نہ کرے اوراس کے سبب اوراس سے بچاؤ کا طریقہ نہ بتائے لیکن یہ سب اس کے لئے ہے جسے اللہ تعالی کتاب اللہ کی سمجھ عطافرمائے ۔ زادالمعاد ( 352/4 )

ب : اورقرآن کریم میں روحوں اوردلوں کا علاج ہے توجو اس پر صحیح طور پر عمل کرے تواس کے لئے قرآن کریم امراض اور آفات سے بچاؤ اورانہیں اس کے بدن سے دو کردے گا ، تو اس لحاظ سے بہت ساری امراض کا علاج اوران کے لئے شفا ہے ۔

ابن قیم رحمہ اللہ تعالی بیان فرماتے ہیں کہ :

ہم نے ذاتی طورپراورہمارے علاوہ دوسروں نے بھی اس کا تجربہ کیا ہے کہ یہ ایسا کام کرتا ہے جوکہ ادویہ حسیہ سے نہیں ہوئے بلکہ اطباء کے ہاں تو ادویہ حسیہ اس کے سامنے ہیچ ہیں ، اوریہ حکمت الہیہ کے قانون سے خارج نہیں بلکہ اس میں داخل ہے ، لیکن اسباب کئ ایک قسم کے ہیں توجب دلی طورپر اللہ تعالی کے ساتھ رابطہ اور لگاؤ ہوگا جوکہ بیماری اور دوائی دونوں کا خالق اور طبیعتوں کا مدبر اوراس میں جس طرح چاہے تصرف کرنے والا ہے تواس دل کے لئے کچھ ایسی دوائیاں اور علاج بھی ہیں جوجو اللہ تعالی سے اعراض کرنے والے کے دل سے دورہیں ۔

یہ توسب کے علم میں ہے کہ جب روح قوی اور طاقتور ہو تو نفس اور طبیعت بھی قوی ہو کر بیماری اور سختی کو دور کرنے میں ایک دوسرے کا تعاون کرتے ہیں ، تواس کا انکاراس شخص سے کیسے کیا جاسکتا ہے جس کی طبیعت اور نفس اللہ تعالی کی محبت وانس اوراس کے ذکر سے قوی ہواور مکمل طور پر سارے اعضاء کو اللہ تعالی کے مطیع کیئے رکھے اوراللہ تعالی پر توکل کرے تواس کے لئے یہ سب سے اعلی اور بڑی دوائی اور علاج ثابت ہوگا اوراسے وہ قوت اور طاقت پہنچے گی جوسب کی سب بیماریوں اور تکلیفوں کو ختم کرکے رکھ دے گی ، اور اس کا انکار توصرف وہی شخص کرے گا جوکہ اجھل الناس اوراللہ تعالی سے بہت ہی زیادہ دور رہنے والا اور حقیقت انسانی سے بھی دور ہواوراس کے ساتھ ساتھ کثیف النفس بھی ہو ۔ زادالمعاد ( 4/12 ) ۔

ج : اورقرآن کریم میں سورۃ فاتحہ بھی ہے جوکہ امراض کا علاج ہے ۔

ابوسعید رضی اللہ تعالی عنہ بیان فرماتے ہیں کہ :

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے کچھ لوگ سفر پر گئے اورایک عرب قوم کے ایک قبیلہ کے مہمان بنے توانہوں مہمان نوازی کرنے سے انکار کردیا ، ( اللہ کا کرنا ایسا ہوا ) کہ قبیلہ کے سردار کوکسی چیزنے ڈس لیا توانہوں نے ہر قسم کا علاج کردیکھا لکین کوئی فائدہ نہ ہوا ، توکچھ لوگوں نے کہا کہ اگر تم اس قافلے والوں کے پاس جاؤ توہوسکتا ہے ان کے پاس کچھ ہو ، تووہ لوگ ان کے پاس آئے اورکہنے لگے اے قافلہ والو ہمارے سردار کوکسی چیزنے ڈس لیا ہے اور ہم ہر قسم کا علاج کرچکے ہیں لیکن اسے کوئی افاقہ نہیں ہوا توکیا تمہارے پاس کوئی علاج ہے ؟ توصحابہ میں سے ایک نے کہا جی ہاں اللہ تعالی کی قسم میں دم کرتا ہوں ، لیکن ایک بات ہے اللہ تعالی کی قسم ہم نے تم سے مہمان نوازي کا تقاضا کیا توتم نے انکار کیا تواب میں بھی اس وقت تک دم نہیں کروں گا جب تک تم اس کا معاوضہ نہیں دیتے ، تووہ بکریوں کا ایک ریوڑدینے پر رضامند ہوگئے ، تووہ صحابی رضی اللہ تعالی عنہ ان کے ساتھ گئے اوراس پر ( الحمدللہ رب العالمین ) پڑھ کردم کیا تووہ صحیح اورہشاش بشاش ہوگیا گویا کہ اسے کسی چیزنے جکڑرکھا ہووہ اب وہ اس سے آزاد ہوا ہواور بغیر کس تکلیف کے چلنے پھرنے لگا ۔

ابوسعید رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ : انہوں نےاپنے اس وعدہ کوپورا کرتے ہوئے بکریاں دے دیں ، صحابہ میں سے ایک نے کہا کہ اسے تقسیم کرو ، توجس نے دم کی تھا وہ کہنے لگا یہ کام اس وقت نہ کروجب تک کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاکراس کا بتانہ لیں اورپھر جووہ حکم دیں اس پر عمل کریں ۔

صحابہ کرام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اوراس کاتذکرہ کیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہنے لگے کہ تجھے کیسے پتہ چلا کہ یہ دم ہے ؟ پھر فرمایا تم نے صحیح کام کیا ہے اسے تقسیم کرو

اوراس میں اپنے ساتھ میرا بھی حصہ رکھنا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسکرانے لگے ۔

صحیح بخاری حدیث نمبر (2156) صحیح مسلم (2201) ۔

قلبۃ : یہ ایک بیماری یا ایسی درد ہے جس سے انسان لوٹ پوٹ ہونے لگتا ہے ۔

ابن قیم رحمہ اللہ تعالی سورۃ فاتحۃ کے متعلق بیان کرتے ہیں کہ :

اورجسے توفیق ملے اوراوروہ نور بصیرت کی بصارت سے اس سورۃ کو دیکھے تو اسے اس سورۃ کے رازوں اوراس میں جو اللہ تعالی کی توحید اوراللہ تعالی کی ذات اوراسماء وصفات کی معرفت بیان کی گئی ہے وہ ملے گی اوراسی طرح شریعت اور تقدیر اور روز قیامت کا ثبوت مہیا ہوگا اوراسی طرح اسے توحید ربوبیت اورالوھیت کا بھی علم اور یہ بھی پتہ چلے گا کہ اللہ تعالی پر ہی مکمل توکل اور سب معاملات بھی اسی کے سپرد کئے جائيں اور سب قسم کی حمد وثنا اور سارے کا سارا امر و حکم اسی کی ہے اسی کے ھاتھ میں ہر قسم کی بھلائی اوراسی کی طرف سب معاملے پلٹتے ہیں ۔

اوروہ ھدایت جس میں دارین کی سعادت پنہاں ہے وہ بھی اسی سے طلب کی جائے ، اوردارین میں مصلحتوں کا حصول اورفساد سے بچنے کا علم ہوگا اور مکمل اور مطلق انجام اور مکمل نعمتیں اس کے ساتھ معلق ہیں اس کی تحقیق پر موقوف ہیں ۔

بہت سی دوائیوں اورعلاج اوردم سے اس نے غنی کردیا ہے ان کی ضرورت نہیں رہی ، اوراس کے ساتھ بھلائی اورخیر کے دروازے کھلتے اور شر کے دروازے بند ہوتے ہیں ۔
زادالمعاد (347/4) ۔

د :

اوراسی طرح قرآن کریم میں حفظان صحت کے اصول بھی ذکر کئے گئے ہیں :

ابن قیم رحمہ اللہ تعالی بیان کرتے ہیں :

طب کے تین اصول ہیں : حمیۃ یعنی بچاؤ ، حفظان صحت ، ضرر اور نقصان دہ مادہ کو باہر نکالنا ۔

اوراللہ تعالی نے ان تینوں کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اوران کی امت کے لئے اپنی کتاب میں تین جگہ پر جمع کیا ہے :

اللہ تعالی نے مریض کو ضرر اور نقصان ہونے کی صورت میں پانی استعمال کرنے سے بچنے کا کہتے ہوئے فرمایا :

اوراگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی قضائے حاجت سے آیا ہو یا تم نے عورتوں سے مباشرت کی ہو اور تمہیں پانی نہ ملے تو پاک مٹی سے تیمم کرلو النساء (43) اور سورۃ المائدۃ (6) ۔

تو مریض کے بچاؤ کے لئے اسی طرح تیمم مباح قرار دیا جس طرح کہ پانی نہ ملنے والے کے لئے مباح ہے ۔

اور حفظان صحت کے متعلق فرمایا :

لکین جو تم میں سے مریض ہو یا سفر میں ہو تو وہ اوردنوں میں گنتی کو پورا کرے البقرۃ (183) ۔

تومسافر کی حفظان صحت کے لئے رمضان میں روزہ نہ رکھنا مباح قرار دیا تا اس پر روزہ سفر میں مشقت نہ بن جائے جس کی وجہ سے سفر میں اس کی قوت اور صحت میں کمزوری واقع ہو
۔

اور محرم کے لئے سر منڈا کر ضرر والی چیز کو دور کرنے اور استفراغ کا حکم دیتے ہوئے فرمایا :

اور تم میں سے جو بیمار ہو، یا اس کے سر میں کوئی تکلیف ہو ( جس کی وجہ سے سر منڈا لے ) تو پر فدیہ ہے خواہ روزے رکھ لے خواہ صدقہ دے دے یا پھر قربانی کرے البقرۃ ( 196)۔

تو اللہ تعالی نے مریض اور وہ محرم جس کے سر میں کوئی تکلیف ہو اسے سر منڈا کر اس مادہ فاسدہ اور ردی قسم کے بخارات جس کی بنا پر جوئیں پیدا ہوتی ہیں سے استفراغ کا حکم دیا ہے ، جیسا کہ کعب بن عجرۃ رضی اللہ تعالی عنہ کے ساتھ ہوا ، یا پھر اس سے کوئی اور بیماری پیدا ہوتی ہو۔

تو طب کے یہ ہی تین اصول اور قاعدے ہیں ، تو اللہ تعالی نے ہر جنس سے اس کی صورت ذکر فرماتے ہوئے اپنے بندوں پر جو نعمتیں کی ہیں اس پر تنبیہ فرمائی ہے اور اس سے بچاؤ اور ان کی حفظان صحت اور فاسدہ مواد کے استفراغ کا کہا ہے جو کہ اس کی اپنے بندوں پر رحمت و مہربانی اور شفقت ہے اور اللہ تعالی مہربان اور رحمت کرنے والا ہے ۔ زاد المعاد ( 1/164-165)۔

ابن قیم رحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے :

ایک مرتبہ میں نے مصر میں اطباء کے ایک رئیس سے گفتگو کی تو وہ کہنے لگا : اللہ تعالی کی قسم اس فائدہ کو جاننے کے لئے اگر میں یورپ کا سفر بھی کرتا تو وہ بھی کم تھا ، یا اس نے جس طرح کہا ۔ اغاثۃ اللھفان ( 1/25)۔

ھ : قرآن کریم میں شھد اور اس کے شفا ہونے کا ذکر۔

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

ان کے پیٹ سے رنگ برنگ کا مشروب نکلتا ہے جس کے رنگ مختلف ہیں اور جس میں لوگوں کے لئے شفا ہے النحل ( 69)۔

ابن قیم رحمہ اللہ تعالی کا قول ہے :

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پینے میں بھی ایسا اکمل اور کامیاب طریقہ تھا جس میں حفظان صحت کے اصول کو مد نظر رکھا گیا ہے ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم شھد میں ٹھنڈا پانی ملا کر پیتے تھے ، تو اس میں جو صحت کی حفاظت ہے اسے ماہر طبیب ہی جانتے ہیں ۔

اور اسی طرح نہار منہ شھد کا استعمال بلغم کو خارج کرتا اور معدہ کے رؤں کی صفائی اور معدہ کی چپک میں زیادتی کرتا اور اس سے فضلات کو دور کرتا ، اور اس میں اعتدال پیدا کرتا اور سدوں کو کھولتا ہے ۔

اور اسی طرح مثانہ اور گردوں میں بھی یہی عمل دھراتا ہے ، اور معدہ میں داخل ہونے والی جتنی بھی میٹھی اشیاء ہیں ان میں سب سے زیادہ نفع مند شھد ہی ہے ۔

اور صفراوی طبیعت کے مالک کو بخار کی حالت میں نقصان دے سکتا ہے بخار اور صفراء کی حدت میں اضافہ کرتا اور ہو سکتا ہے اسے ھیجان انگیز بنا دے ، تو ایسی طبیعت کے مالک افراد کے لئے اس وقت فائدہ مند ہو گا جب شھد میں سرکہ ملا لیا جائے تو ان کے لئے بہت ہی زیادہ نفع مند ثابت ہو گا ، اور چینی وغیرہ کے شربت پینے سے شھد پینا بہت زیادہ مفید ہو گا

اورخاص کران لوگوں کے لئے جوکہ اس قسم شربت پینے کے عادی نہ ہوں ، اورنہ ہی ان کی طبیعت ان سے مانوس ہوتواگروہ یہ مشروبات پی بھی لیں توانہیں شہد کے شربت کی طرح تھوڑاسا بھی فائد نہیں ہوگا جس طرح کہ شہد سے ہوتا ہے ، اوراس میں اصل چیز عادت ہے جوکہ اصول کو بناتی اور گراتی ہے ۔

اورشہد میں جب دو صفتیں جمع ہوجائیں یعنی شہد کی مٹھاس اوربارد پن توبدن کے لئے اس سے زیادہ بہتر اور مفید کوئی چیز نہیں اوراس سے بڑھ کر کوئی اور صحت کا محافظ نہیں ہے ، اورروح ، قوی اوردل اس کو بہت پسند کرتا اورجب پھراس میں یہ دو خصلتیں ہوں توپھر غذائیت سے بھرپوراوراسے اعضاء تک بہت احسن طریقے سے پہنچاتا ہے ۔ زادالمعاد ( 4/ 225-224)

ابن قیم رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

اورشہد میں بہت عظیم فائدے ہیں :

انتڑیوں اوررگوں وغیرہ کی صفائی کرتا ہے ، کھانے اورلیپ کرنے سے رطوبات کی تحلیل ہوتی ہے ، بوڑھوں اور بلغم والوں اورجن کا مزاج ٹھنڈااورتر ہوان کے لئے نافع ہے ، یہ طبیعت کے لئے ملین اور عضلات کو طاقت بخشتا ہے ، اورناپسندیدہ ادویات کی کراہت کو ختم کرتا ، سینے اور جگر کی صفائی کرتا ہے ، مدربول اور بلغمی کھانسی کے لئے مفید ہے ۔

اورجب شہد عرق گلاب میں گرم کرکے پیا جائے توافیون پینے اورجانوروں کی چیڑ پھاڑ سے نفع دیتا ہے ، اوراگرپانی میں شہد ملا کرپیا جائے توباؤلے کتے کے کاٹے ہوئے کواورہلاک کردینے والی جڑی بوٹی کے کھائے ہوئے کوفائدہ دیتا ہے ۔

اوراگر شہد میں تازہ گوشت ڈال دیا جائے تووہ تین مہنے تک تازہ رہتا ہے ، اوراسی طرح اگراس میں کھیرے اورککڑی ، کدواوربینگن اور سبزی وغیرہ ڈال دیا جائے تواس کوچھ ماہ تک تازہ رکھتا ہے ، اوراسی طرح میت کے بدن کی بھی حفاظت کرتا اوراسے حافظ اورامین کا نام دیا جاتا ہے ۔

اوراگر شہد کوجوؤں والے بدن اوربالوں پرملا جائے توانہیں مارڈالتا اوران کے انڈوں کا خاتمہ کردیتا ہے اوربالوں کولمبا اورنرم اور حسین بناتا ہے ، اوراگراسے آنکھوں میں ڈالا جائے توبینائی کوصاف کرتا ہے ، اوراگر دانتوں پرملا جائے توانہیں صفید اورصاف کرتا اوردانتوں اور مسوڑھوں کی حفاظت کرتا ہے ، اوررگوں کا منہ کھولتا اورمدر حیض ہے ۔

اس کا نہارمنہ چاٹنا بلغم کوخارج کرتا اورمعدہ کے رؤں کی صفائی اوراس سے فضلات کودور کرتا ، اوراس میں اعتدال پیدا کرتا اورسدوں کوکھولتا ہے ، اوراسی طرح مثانہ اورگردوں میں بھی یہی عمل دھراتا جگراورتلی کے سدوں کوہر میٹھی اشیاء سے کم نقصان دہ ہے ۔

اوریہ شہدان سب کچھ کے ساتھ ساتھ خراب ہونے سے مامون اورقلیل الضرر ہے ، صفراوی طبیعت کے لوگوں کے لئے بخار کی حالت میں ان کے لئے نقصان دہ ہے لیکن یہ نقصان اسے سرکہ میں ملاکر استعمال کیا جائے تودور ہوجاتا ہے ، تواس طرح اس حالت میں بھی بہت ہی مفید ہوگا ۔

تویہ شہد غذا کے ساتھ غذااوردواؤں کے ساتھ ایک دوائی اورشربت میں سے ایک شربت اورمٹھائی میں ایک مٹھائی اورطلاء میں سے ایک طلاء کی حیثیت رکھتا اورمفرحات کے ساتھ ایک مفرح ہے ، تواس معنی میں کوئی اورچیزایسی نہیں جوکہ ہمارے لئے اس سے افضل پیدا کی گئی ہواورنہ ہی اس کی مثل اورنہ ہی اس قریب کی ۔

قدماء تواس پرہی بھروسہ کرتے تھے بلکہ قدماء کی کتب میں توچینی اورشوگر کا نام تک نہیں ملتا اورنہ ہی اسے وہ جانتے تھے کیونکہ یہ توابھی ایک نئی ایجاد ہے ، اورنبی صلی اللہ علیہ وسلم اسے پانی کے ساتھ نہارمنہ استعمال کیا کرتے تھے ، جس میں ایک ایسا رازاورسر ہے جوکہ ایک ذہین وفطین ہی سمجھ سکتا ہے ۔ زادالمعاد ( 4/33-34) ۔

واللہ تعالی اعلم .